بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کَلِمَۃُ الْحَرَمَیْن

تذکرۂ فقیہ الحرمین

(المحدث)

سرزمینِ عرب کے باسی جاہل تھے، گنوار تھے ـــــ تہذیب و تمدن کی روشنی سے کوسوں دُور یہ وہ لوگ تھے کہ جن کی تاریخ قبائلی جھگڑوں، خاندانی منافرتوں، اوران کی بناء پر نہ ختم ہونے والی خوں آشام جنگوں سے عبارت تھی ـــــ ہر وہ بُرائی جو انہیں اپنے اسلاف سے ورثہ میں ملی تھی، ان کے نزدیک قابلِ نفرت نہ تھی ـــــ اور ہر وہ نیکی جسے ان کے آباؤ اجداد ٹھکرا چکے تھے، اس میں ان کے لیے کوئی جاذبیت نہ تھی ـــــ ان کا وجود زندگی کی ہر سعادت کی نفی کرتا تھا ـــــ تاہم یہی زندگی ان کی نظروں میں باعثِ سعادت بھی تھی اور باعثِ سیادت بھی! ـــــ اپنے اندوہناک ماضی پر انہیں فخر تھا اور حال کی پستیوں پر نازاں ـــــ وہ جس روش پر چل رہے تھے، اسی پر چلتے رہنا چاہتے تھے ـــــ جس تیرہ و تاریک ماحول میں سانس لے رہے تھے، اسی سے مانوس بھی تھے ـــــ اس ماحول سے باہر نکلنا انہیں گوارا نہ تھا، اور اس ظلمت کدہ میں روشنی کی ایک کرن بھی ان کے لیے ناقابلِ برداشت تھی ـــــ لیکن نہیں جانتے تھے کہ یہی وہ ظلمتکدہ تھا جو مستقبل قریب میں روشنی کے ہر جویا کی نگاہوں کا مرکز بننے والا تھا ـــــ یہی وہ افق تھا جس پر عنقریب آفتابِ جہاں تاب طلوع ہونے والا تھا ـــــ یہی وہ بنجر و سنگلاخ زمین تھی جسے قدرت نے اپنے انعامات کی بارش کے لیے منتخب فرمالیا تھا ـــــ اور یہی وہ خطۂ زمین تھا کہ جس کے رہنے والوں کو اللہ رب العزت کی آخری، لازوال اور بزرگ و برتر

کتاب کی اوّلین مخاطبت کا شرف حاصل ہونے والا تھا!

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۝ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝ (العلق: ۱ تا ۵)

"پڑھ اپنے رب کے نام سے، جس نے (جملہ عالم کو) پیدا کیا ــــــ انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا ــــ پڑھ اور تیرا رب بڑا ہی کریم ہے، جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا ــــــ اور انسان کو وہ کچھ سکھایا جسے وہ نہیں جانتا تھا!"

یہ وحی کی ابتداء تھی، قرآنِ مجید کے نزول کا آغاز تھا ــــ کتابِ ہدیٰ کا وہ پہلا سبق تھا جس نے سسکتی، تڑپتی، دم توڑتی اِنسانیت کو چونکا دیا تھا

اُتر کر حراء سے سوئے قوم آیا
اور اِک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

تیئس برس تک آسمانوں سے قرآنِ مجید کے نزول کا سلسلہ جاری رہا، اور صاحبِ قرآن (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اپنے قول و عمل سے تعلیمِ قرآن کا مقدس فریضہ سرانجام دیتے رہے ــــــ تا آنکہ قرآنِ مجید کی یہ آیت نازل ہوئی:

"اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ــــ الآية" (المائدۃ: ۳)

"آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا، تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ــــ اور میں نے اسلام کو تمہارے لیے دین پسند فرما لیا!"

اس آیت کے نزول کے تقریباً تین ماہ بعد، محسنِ انسانیت، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفیقِ اعلیٰ کی جانب تشریف لے گئے ــــــ بوقتِ رخصت آپؐ نے اُمّت کو یہ وصیّت فرمائی:

"تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللهِ وَسُنَّةُ رَسُولِهِ"

"میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جب تک تم ان سے تمسک کیئے رہو گے، ہرگز گمراہ نہیں ہو گے ـــــ ان میں سے ایک اللہ کی کتاب ہے، اور دوسری اس کے رسولؐ کی سُنّت!"

اقوام و ملل کی تاریخ میں تیئس سال کا عرصہ انتہائی مختصر عرصہ ہے ـــــ تاہم ان چند ہی سالوں میں وہ انقلاب عظیم رونما ہوا کہ پوری انسانی تاریخ جس کی تمثیل و نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے ـــــ عرب کے اس ظلمتکدہ سے انسانی عظمتوں کے جو پہاڑ نمودار ہوئے، ان کی وسعت و بلندی اور دلکشی و رعنائی کا تصور بھی موجودہ دور کے انسانوں کے فہم و ادراک کی سرحدوں سے باہر ہے ـــــ یہ وہی تو تھے کہ دشمن کی کھوپڑیوں میں شراب پینے اور ایک دوسرے کا گلا کاٹنے میں فخر محسوس کرتے تھے ـــــ لیکن اب یہی وہ لوگ تھے کہ پوری دنیا کو شرافت و انسانیت، رحم و مروت، صلح و آشتی، امن و انصاف اور تہذیب و تمدن کا درس دے رہے تھے ـــــ عرب کے تپتے ہوئے صحراؤں سے رحمت کی جو گھٹائیں اٹھیں، دیکھتے ہی دیکھتے انہوں نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ـــــ زمین کی وسعتیں شہسواران اسلام کے سامنے سمٹ سمٹ گئیں، اور سمندروں کی لہروں نے اچھل اچھل کر ان کی رکابوں کو بوسے دیئے ـــــ افریقہ کے ریگزار ہوں یا چین کے چٹیل پہاڑ، سرزمین اندلس ہو یا بتکدۂ ہند ـــــ مجاہدوں کے قافلے ہر جگہ پہنچے اور ہر ہر منزل پر اپنے قدموں کے ایسے نشانات چھوڑ گئے کہ حوادث زمانہ کی تند و تیز موجیں جنہیں نہ آج تک مٹا سکی ہیں، نہ آئندہ کبھی مٹا سکیں گی! ـــــ دنیا کی کوئی قوم انہیں جنگ میں نیچا دکھا سکی، نہ امن میں ـــــ نہ معیشت میں، نہ معاشرت میں ـــــ نہ سیاست میں، نہ امارت میں ـــــ نہ سیادت میں، نہ عدالت میں ـــــ نہ صداقت میں، نہ دیانت میں ـــــ نہ امانت میں، نہ شرافت میں نہ علم میں نہ ہنر میں ـــــ نہ تہذیب میں، نہ تمدن میں ـــــ نہ حریت میں، نہ مساوات میں ـــــ نہ محبت میں اور نہ اخوت میں:

"وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا ج وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ـــ الآية!"

(آلِ عمران: ۱۰۳)

"اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو، جب تم (ایک دوسرے کے) دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی، چنانچہ اس کی نعمت کے سبب تم بھائی بھائی بن گئے ـــ اور تم (ہلاکت کی) آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے، تو اس نے تمہیں اس سے بچا لیا!"

آپ نے غور فرمایا، یہ انقلابِ عظیم رونما ہوا تو کیوں کر؟ ـــ صحرا نشینانِ عرب شاہِ دوراں بن گئے تو کیسے؟ ـــ واللہ، یہ اسلام ہی کی برکت تھی، کہ جو صرف اور صرف کتاب وسنّت سے عبارت ہے اور انہی میں منحصر! ـــ آسمانوں سے قرآنِ مجید نازل ہوتا تھا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان وعمل سے اس کی تبیین فرماتے تھے ـــ اللہ کا قرآن، اور زبانِ رسالت ترجمان سے اس کا بیان، اس وقت یہ دو ہی چیزیں تو تھیں، جن کی اتباع نے اسلامیانِ عرب کو دنیا والوں کی نگاہوں میں قابلِ رشک بنا دیا تھا ـــ "لا الٰہ الا اللہ" کی انقلابی آواز سے جو غلغلہ بپا ہوا ـــ اور پھر کتاب وسنت کی بنیادوں پر اخلاق وآداب، معیشت واقتصاد، علوم وفنون، تعلیم وتربیت، صنعت وحرفت، زراعت وتجارت، انتظام وانصرام، عدل وانصاف، قانون وسیاست اور حکمرانی وجہانبانی کی جو پُرشکوہ اور سربفلک عمارتیں تعمیر ہوئیں، وہ آج بھی اقوامِ عالم کی راہنمائی کرتی نظر آتی ہیں!

لیکن آج ـــ؟

آج اگر مسلمان ہر میدان میں بری طرح پٹ رہا ہے، بلکہ مسلمانانِ عالم کا تقریباً ہر معاشرہ تنزل وانحطاط کا شکار ہے، تو باور کیجئے کہ اس کی وجہ صرف اور صرف

کتاب و سنّت سے اعراض ہے ــــ حضورؐ کے اس فرمان کہ "جب تک کتاب و سنّت سے تمسک کیے رہو گے، ہرگز گمراہ نہیں ہو گے" ــــ کا ایک لازمی نتیجہ یہ بھی ہے کہ ان کے بغیر فلاح و ہدایت کا تصور ہی بے معنی ہے ــــ چنانچہ وطنِ عزیز پاکستان میں ملّت کا قافلہ اگر گزشتہ تینتالیس سال سے تاریکیوں میں بھٹک رہا ہے تو اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ یہاں کتاب و سنّت کی حکمرانی کے صرف نعرے ہی لگتے رہے، عملاً ان سے وفا نہیں کی گئی! ــــ حالانکہ اس امت کے پچھلے لوگوں کی اصلاح بھی اسی طریقے سے ممکن ہے، جس سے اس کے پہلوں کی اصلاح ہوئی تھی ــــ توحیدِ ربِّ ذوالجلال اور اسوۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی اتباع، یا بالفاظِ دیگر، کتاب و سنّت سے تمسک ہی ایک بندۂ مومن کی میراث ہے اور اس کی سب سے بڑی متاع بھی! ــــ یقین جانیئے، اس کائنات کی سب سے بڑی حقیقت تو یہی ہے کہ:

"وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا" (الاحزاب: ۷۱)

"جس نے اللہ ربّ العزت اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی، تو بلاشبہ وہ بہت بڑی کامرانی سے ہمکنار ہو گیا!"

یہی اللہ ربّ العزت کا اعلان ہے ــــ یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے ــــ یہی صحابہ کرامؓ کا طرزِ عمل ہے ــــ یہی ائمۂ دین کی راہ ہے ــــ اور یہی "کلمۃ الحرمین" بھی کہ:

" امتِ مسلمہ اگر اپنی عظمتِ رفتہ کو بحال کرنا چاہتی ہے، تو اسے صرف اور صرف کتاب و سنّت کے دامنوں میں پناہ لینا ہو گی!"

ــــ معزز قارئینِ کرام کیا اس مشن میں ہمارے رفیقِ کار بن کر ہم سے تعاون فرمائیں گے؟ ــــ جزاکم اللہ!

(الداعی الی الخیر: اکرام اللہ ساجد)